السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"ضان" کا اطلاق صرف دنبہ پر ہوتا ہے یا بھیڑ دنبہ دونوں پر؟ اور قربانی اس بھیڑ کی جو کہ ایک سال سے کم ہو مگر چھ مہینے سے زیادہ کا ہو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دنبہ وبھیر ایک جنس ہے اور اطلاق ""ضان" کا دنبہ وبھیڑ دونوں پر صحیح ہے۔ قال لسان العرب: ضامن من الغنم ذوالصوف انتہی وفی مصباح المنیر: الضان ذوات الصوف من الغنم انتہی پس دو صوف ہونے میں دونوں مشترک ہیں' دونوں سے اشیاء پشمینہ تیار ہوتی ہے۔ اور جس طرح سے دنبہ چھ ماہ کے بعد جوان ہوجاتا ہے قابل جفت کھانے کے۔ ویسا ہی بھیڑ بھی چھ ماہ کے بعد جوان ہوجاتا ہے ہم نے خود بھیڑ والوں سے دریافت کیا ہے کہ بھیڑ کتنی مدت میں جوان ہوجاتا ہے تو معلوم ہوا کہ چھ ماہ کے بعد جوان ہوجاتا ہے۔ پس اس امر میں بھی دونوں مشترک ہیں ہیں پس بھیڑ کو جنس دنبہ سے الگ مان کر بھیڑ کو ضان میں داخل نہیں کرنا اور دنبہ کو داخل کرنا خلاف تفسیر اہل لغت ہے۔

اور مؤلف منح الغفار کا یہ لکھنا کہ پس ضان وہی ہے (مالہ الیۃ) یعنی دنبہ ہی ضان میں داخل ہے اور بھیڑ نہیں' اور پھر بعض متاخرین احناف نے بھی جیسے قہستانی اور الیاس نے شرح النقایۃ میں' اور طحاوی اور شامی نے حاشیہ درالمختار میں اور صاحب مجالس الابرار نے تبعاً لمؤلف منح الغفار لکھ دیا' یہ قابل حجت نہیں ہے جب تک لغت یا شرع سے اس کا ثبوت نہ دیں۔ اس لیے یہ قید (مالہ الیہ) محض بے دلیل ہے۔ بلکہ دنبہ وبھیڑ ایک ہی جنس ہے اور دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ واللہ اعلم

اور قربانی دنبہ یا بھیڑ کی جو کہ ایک سال سے کم کا ہو مگر چھ مہینے سے زیادہ کا ہو اور جوان ہو کر مادہ پر جفت کھانے کے لیے صلاحیت رکھتا ہو' جائز ودرست ہے۔ صحیح مسلم وسنن ابی داؤد ونسائی وابن ماجہ میں ہے: عن جابر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لاتذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان۔

اور مسند احمد وترمذی میں ہے: عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: نعم او نعمت عالاضحیۃ الجذع من الضان اور مسند احمد وابن ماجہ میں ہے: عن ام بلال بنت ہلال عن ابیہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: یجوز الجذع من الضان ضحیہ۔

اور ابوداود وابن ماجہ میں ہے: عن مجاشع بن سلیم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول: ان الجذع یوفی مما منہ الثنیۃ

اور نسائی میں ہے: عن عقبۃ بن عامر قال: ضحینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجذع من الضان

اور کشاف القناع ص 635 جو بڑی معتمد کتاب فقہ الحنابلۃ میں ہے۔ اس میں مرقوم ہے: ولایجزي في الاضحیۃ وکذادم تمتع نحوہ الا الجذع من الضان' وہو مالہ ستہ اشہر ویدل لاجزئہ ماروف ام بلال بنت ہلال عن ابیہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: تجزي الجذع من الضان ان اضحیہ۔رواہ ابن ماجہ۔والهدي مثلہ' والفرق بین جذع الضان والمعزان جذع الضان ینزز فیلقع بخلاف الجذع من المعز' قالہ ابراہیم الحربي۔ویعرف کونہ اجذع بنوم الصوف علی ظھرہ قال الحزقی: سمعت ابی یقول: ساکت بعض اہل البادیۃ کیف یعرفون الضان اذا اجذع؟ قالوا: لاتزال الصوفۃ قائمۃ علی ظھرہ مادام حملا' فاذانامت الصوفۃ علی ظھرہ علم انہ اجدع

اور کتاب منتہی الاردات ص ۷-۹ میں ہے: ولایجزئ في ہدي واجب ولااضحیہ دون جذع ضان وہو مالہ ستۃ اشہر کوامل' لحدیث یجزي الجذع من الضان اضحیۃ دون جذع ضان' وہو مالہ ستۃ اشہر کوامل۔لحدیث یجزي الجذن من الضان اضحیہ۔رواہ ابن ماجہ۔والهدي مثلہا ویعرف بنوم الصوم علی ظھرہ قالہ الحزقی عن ابیہ عن اہل البادیۃ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص104

محدث فتویٰ